بسم اللہ الرحمن الرحیم

تضمین بر سلام امامِ اہلِ سنت مولینا احمد رضا خاں

مختصر

بہارِ عقیدت

اختر رضا لائبریری
کتاب نمبر
صدر بازار، لاہور چھاؤنی

سید محمد مرغوب اختر الحامدی

مرکزی مجلس امامِ اعظم (رجسٹرڈ) لاہور ۵۴۷۵۰

بذریعہ منی آرڈر چندہ بھیجنے کا پتہ:-
محمد اسحاق بٹ / - پیپرز الیکٹرک سٹور
نزد کوڈے بس سٹاپ - لاہور چھاؤنی

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۲۲

مرکزی مجلس امامِ اعظم رجسٹرڈ لاہور ۵۴۷۵۰

بانئ مجلس :- علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری

نام کتاب — بہار عقیدت
نتیجۂ فکر — سید محمد مرغوب اختر الحامدی
صفحات — ۱۶
سائز — ۲۳ × ۱۸ / ۸
تعداد — ۱۰۰۰
اشاعت — نومبر ۱۹۸۸ء / ربیع الاول ۱۴۰۹ھ
ناشر — مرکزی مجلس امام اعظم لاہور
مطبع — سادات پرنٹنگ سروس، الفیصل ٹاؤن لاہور کینٹ فون

ھدیہ

دعائے خیر بحق معاونین و اراکین

اراکین کے علاوہ دیگر شائقین ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر

طلب فرمائیں

رابطہ

مکان نمبر 7/1 E فاروق کالونی، بالمقابل ورکشاپ سٹاپ، والٹن روڈ

لاہور چھاؤنی

تعارف

صاحبِ تضمین

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) کے اس مشہور و معروف سلام پر یہ حضرت مولانا اختر الحامدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء) نے تضمین لکھی تھی۔ مولانا اختر الحامدی ۱۴؍ شعبان المعظم ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء کو جمعۃ المبارک کے روز اپنی ننھال جودھپور مارواڑ میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام محمد مرغوب تھا اور سادات کرام سے تھے۔

پرورش ننھال میں ہوئی اور عربی فارسی کی ابتدائی کتابیں اپنے نانا جان مفتی سید راحت علی راحت قادری جیلانی علیہ الرحمہ سے پڑھیں۔ پھر دار العلوم یادگار اسحاقیہ حنفیہ رضویہ میں داخل ہوئے۔ یہاں علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی ازہری مدظلہ العالی اور علامہ غلام یزدانی علیہ الرحمہ جیسے لائق اساتذہ سے دل کھول کر کسبِ علم و فضل کیا۔ درسِ نظامی کی تکمیل کر کے اردو فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات پاس کئے اور ۱۳۶۱ھ میں خلفِ اعلیٰ حضرت یعنی حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء) کے دستِ حق پرست پر سلسلہ قادریہ میں بیعت ہو گئے۔ تخلص اختر تھا لیکن اس کے بعد اختر الحامدی کہلانے لگے۔

مولانا اختر الحامدی علیہ الرحمہ شاعری میں نہ صرف حضرت مولانا یعقوب حسین بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء) یعنی مولانا ضیاء القادری کے شاگرد تھے بلکہ اپنے استاد کے جانشین ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ اپنے دور کے اندر مولانا ضیاء القادری علیہ الرحمہ کا پاک و ہند میں نعت و مناقب کے میدان میں کوئی ثانی نہیں تھا

لہٰذا اُن کا جانشین ہونا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ ۷ ر جولائی ۱۹۶۶ء کو مولانا نے اِس بات کا اعلان کیا جس پر حضرت اخترؔ الحامدی نے فخریہ کہا:۔

؂ میں ہوا اخترؔ ضیاالقادری کا جانشین
میرا شغلِ نعت گوئی میرے کام آہی گیا

مولانا اخترؔ الحامدی کے مجموعۂ نعت و مناقب کا ایک حصّہ راقم الحروف کی ترتیب و تدوین کے ساتھ نعت محل کے نام سے ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء میں پہلی بار منظرِ عام پر آیا۔ دوسرا مجموعہ انہوں نے نعت نگر کے نام سے مرتب کیا تھا۔ سُنا تھا کہ اُسے قاسم الرضوی صاحب یا کوئی اور مہربان منظرِ عام پر لانا چاہتے تھے لیکن تاحال شائع نہیں ہوسکا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے کمالِ شاعری پر امام نعت گویاں کے نام سے کتاب لکھی تھی جو اُن کی زندگی میں ہی مکتبہ فریدیہ ساہیوال نے شائع کروادی تھی۔ موصوف حدائق بخشش کی شرح اور ہمارے اہلِ قلم کے نام سے ایک کتاب لکھ رہے تھے لیکن اپنی زندگی میں مکمل نہ کرپائے۔

مولانا اخترؔ الحامدی علیہ الرحمہ کے نعتیہ کلام میں عقیدۂ رسول کا درس، عشقِ رسول منصبِ نبوت کا ادب و احترام اور سوز و گداز کے ساتھ فنّی لحاظ سے دیکھیے تو سلاست و روانی، زورِ بیان، فکر کی بلند پروازی، محاورات کی بندشں، روزمرّہ کا لحاظ، ضرب الامثال کا موقع و محل کے حساب سے رکھ رکھاؤ، تشبیہات اور حُسنِ تعلیل کی کرشمہ کاریاں جگمگاتی ہوئی نظر آئیں گی۔

مختلف نعتوں اور قصائد پر انہوں نے تضمینیں لکھی تھیں جن میں سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے ہوئے سلام پر تو اُن کی تضمین کا جواب نہیں۔ یہ تضمین بہارِ عقیدت کے نام سے متعدد بار شائع ہوکر اہلِ حق کے ایمانوں کو تازگی بخشتی رہی ہے۔ اہلِ سنت کی جس محفل میں اِس تضمین کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کیا جارہا ہو تو کیف و سرور کا ایک نرالا ہی سماں طاری ہوجاتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ مولانا اخترؔ الحامدی ایک نہایت ہی قابلِ احترام فرد تھے۔ لیکن جو

اُن کی قدر ہونی چاہیئے تھی وہ بالکل نہ ہوئی اور موصوف کرائے کے مکان میں رہتے ہوئے ہی اِس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

حضرت مولانا اختر الحامدی مثالی سُنّی، رضویت کی منہ بولتی تصویر، اعلیٰ حضرت کے عاشقِ زار، سچے عاشقِ رسول اور غیرت مند عالمِ دین تھے۔ ساری عمر تنگی میں گزاری لیکن کسی کے منّت کش نہ ہوئے۔ سُنّیوں نے بھی اپنی موجودہ روایات کے مطابق اُن کی مطلقاً قدر نہ کی، ہاں ستانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ موصوف اس ناچیز پر بڑی شفقت فرماتے اور غایت درجہ احترام بھی کرتے حالانکہ بوجوہ میں اُن کا احترام کرتا تھا۔ مولانا نے یکم رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ میں اِس جہانِ فانی کو خیر باد کہا تھا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ابرِ رحمت اُن کے مرقد پر گہر باری کرے
حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

گدائے درِ اولیاء:

عبد الحکیم خان اختؔر

مجددی مظہری، شاہجہان پوری

لاھور

۲۱ ذیقعدہ ۱۴۰۸ھ
مطابق ۶ر جولائی ۱۹۸۸ء

سلام

تضمین

اعلیٰ حضرت مولٰنا احمد رضا خاں

اختر الحامدی

اخترِ بُرجِ رفعت پہ لاکھوں سلام آفتابِ رسالت پہ لاکھوں سلام
مجتبیٰ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام "مُصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام"

جب ہوا ضو فگن دین و دُنیا کا چاند آیا خلوت سے جلوت میں اسریٰ کا چاند
نِکلا جس وقت مسعود بطحا کا چاند "جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دلِ افروز ساعت پہ لاکھوں سلام"

جس کی عظمت پہ صدقے وقارِ حرم جس کی زُلفوں پہ قرباں بہارِ حرم
نوشۂ بزمِ پروردگارِ حرم "شہریارِ اِرم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام"

یہ سراپا حسیں، رب ہے مطلق جمیل اب نہیں اس میں گنجائشِ قال و قیل
یہ بھی اِک ایک ہے جیسے رب بے دلیل "بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام"

جس کے قدموں پہ سجدے کریں جانور مُنہ سے بولیں شجر، دیں گواہی حجر
وُہ ہیں محبوبِ رب مالکِ بحر و بر "صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام"

کتنی ارفع ہے شانِ حبیبِ خدا مالکِ دو سرا، سرورِ انبیاء
مُقتدی جس کے سب، سب کا جو مقتدا "جس کے زیرِ لِوا آدم و من سوا
اُس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام"

جس کا فرمان فرمانِ جاں آفریں
پاک قانون جس کا کتابِ مُبیں
وُہ جو ہے مظہرِ احکم الحاکمیں
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اُس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

رہبرِ دین و دُنیا پہ بے حد دُرود
شافعِ روزِ عقبیٰ پہ بے حد دُرود
ہم ضعیفوں کے ملجا پہ بے حد دُرود
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جس پہ قرباں ہیں طوبیٰ کی رعنائیاں
حُسنِ موزونیت کی فدا جس پہ جاں
جس کا رُوح الامیں بُلبلِ مدح خواں
طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں
اُس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام

رفعتیں بہرِ سجدہ جہاں خم رہیں
روز و شب کعبہ و لامکاں خم رہیں
بہرِ آداب گرو بیاں خم رہیں
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

شامِ فردوس کی نورِ واللیل کا
پرتوِ رحمتِ رحمتِ کبریا
وُہ سحابِ عطا ظلِّ لُطفِ خدا
وُہ کرم کی گھٹا گیسوئے مُشک سا
لکۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مُنہ اندھیرے ضیائے سحر کی رمق
صُبح کے خط سے پارۂ شب ہے شق
چرخِ واللیل پر والضحٰے کی شفق
لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

بُوند جو بھی گری زُلفِ نمناک سے
کردیئے اُس نے پیدا گُہر خاک سے
ہیں عیاں رحمتیں گیسوئے پاک سے
لختِ لختِ دِل ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی عادت پہ لاکھوں سلام

وصفِ گوشِ نبی اور میں کج مج زبان — ہے سُجُودُ الْقَمَر اَسْمَعُ جن کی شان

جن پہ قرباں حُسنِ سماعت کی جان — "دور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان

کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام"

جس کے چہرے پہ جلووں کا پہرا رہا — نجم و طٰہٰ کے جُھرمٹ میں چہرا رہا

حُسنِ جس کا ہر اک چھب میں گہرا رہا — "جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا

اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام"

لامکاں کی جبیں بہرِ سجدہ جُھکی — رفعتِ منزلِ عرشِ اعلےٰ جھکی

عظمتِ قبلۂ دین و دُنیا جُھکی — "جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی

اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام"

پڑگئی جس پہ محشر میں۔ بخشا گیا — دیکھا جس سمت۔ ابرِ کرم چھا گیا

رُخ جدھر ہو گیا۔ زندگی پا گیا — "جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام"

فرقِ مطلوب و طالب کا دیکھے کوئی — قصۂ طور و معراج سمجھے کوئی

کوئی بیہوش۔ جلووں میں گم ہے کوئی — "کس کو دیکھا یہ موسیٰؑ سے پوچھے کوئی

آنکھ والوں کی ہمّت پہ لاکھوں سلام"

اوجِ تابِ نگاہِ رسا پر دُرود — بے جھجک۔ دیدِ عینِ خدا پر دُرود

معنیٔ آیۂ "مَا طَغٰی" پر دُرود — "نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرود

اُونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

لے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کُنْتُ اَسْمَعُ سُجُوْدَ الْقَمَرِ اِمَامَ الْعَرْشِ وَاَنَا فِیْ ظُلْمَۃِ الْاَحْشَاءِ۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک میں چاند کے سجدے کی آواز عرش کے رُوبرُو سُنتا تھا اُس وقت جب کہ میں شکمِ مادر میں تھا۔ نزہۃ المجالس صفحہ ۱۵۸ جلد ۲

جس کے جلوے زمانے میں چھانے لگے — جس کی ضو سے اندھیرے ٹھکانے لگے
جس سے ظلمت کدے نور پانے لگے — جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

"مصحفِ نور" پر آبِ زر کا ورق — یا کفِ حور" پہ "موتیوں" کا طبق"
"مَنْ رَاٰنِیْ" میں ہے قدرتی کی رمق — شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عرق
اُس کی سچی بُراقت پہ لاکھوں سلام

"مہ کو گھیرے" ہوئے ہے "سنہری کرن" — یا "لبِ جُو" ہے خورشید" پہ تو فگن"
"موجِ دریا رواں" ہے کنارِ چمن" — "خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام"

موجِ حسنِ تبسم ہیں گل باریاں — اور گل باریوں میں لطافت کی شاں
جن میں قدرت کی باریکیاں ہیں نہاں — "پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام"

جس کے عالی مقالات وحیِ خدا — جس کے غیبی اِشارات وحیِ خدا
جس کے الفاظ۔ آیاتِ وحیِ خدا — "وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام"

قلزمِ معرفت۔ نہرِ عرفاں بنے — بحرِ توحید۔ دریائے ایماں بنے
عینِ سرچشمۂ آبِ حیواں بنے — "جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام"

رحمتِ حق کی ہونے لگیں بارشیں — دین و دُنیا کی لُٹنے لگیں دولتیں
کھول دیں جس نے اللہ کی حکمتیں — "وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام"

جس کے تابع ہیں مقبولیت کے اصول — منحصر جس پہ ہے رحمتوں کا نزول
وُہ دُعا جس پہ صدقے دُرودوں کے پھول — وُہ دُعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

جس کی ضو سے ملے راستے دُور کے — دِن پھرے بختِ شب ہائے مہجور کے
جن سے برسیں گُہر حُسنِ مستور کے — جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نُور کے
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

مضطرِبِ غم سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — رنج سے جان کھوتے ہوئے ہنس پڑیں
بخت جاگ اُٹھیں سوتے ہوئے ہنس پڑیں — "جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام"

اوجِ شانِ فصاحت پہ لاکھوں دُرود — حُسنِ جانِ بلاغت پہ لاکھوں دُرود
گفتگو کی حلاوت پہ لاکھوں دُرود — اُس کی باتوں کی لذّت پہ لاکھوں دُرود
اُس کے خطبہ کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

خود سروں کی تنی گردنیں جُھک گئیں — سرکشوں کی اُٹھی گردنیں جُھک گئیں
تھیں جو اونچی وُہی گردنیں جُھک گئیں — جس کے آگے کھنچی گردنیں جُھک گئیں
اُس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

شمعِ روشن ہے قرآن کے متّصِل — دیکھ کر جن کو ہیں چاند سُورج خجل
ہے عذارِ رسالت[1] پہ تابندہ تِل — حجرِ اسوَدِ کعبۂ جان و دِل
یعنی مُہرِ نبوّت پہ لاکھوں سلام"

---

[1] یہاں رسالت سے مُراد درجۂ رسالت و نبوّت ہے یعنی مُہرِ نبوت نے مجسّم رسالت و نبوّت کو خُوبصورت بنا دیا۔
(بلا تشبیہ) جس طرح کسی حسین و جمیل کے رخسار کا تِل پُورے حسین مجسّمہ کو چمکا دیتا ہے۔ (اختر الحامدی)

دین و دُنیا دیئے مال اور زر دِیا حُور و غلماں دیئے خلد و کوثر دِیا
دامنِ مقصدِ زندگی بھر دِیا ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا

موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

ڈوبا سورج کسی نے بھی پھیرا نہیں کوئی مثلِ یدُاللہ دیکھا نہیں
جس کی طاقت کا کوئی ٹھکانا نہیں جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں

ایسے بازو کی قوّت پہ لاکھوں سلام

قلزمِ حسُن کی جن کو "شاخیں" کہیں جن سے سوتے لطافت کے پھوٹا کریں
جن سے نہریں تجلّی کی جاری رہیں نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں

اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عاصیوں کی بھلائی کے چمکے ہلال قیدِ غم سے رہائی کے چمکے ہلال
جلوۂ مُصطفائی کے چمکے ھلال عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ھلال

ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

عقل حیراں ہے اِدراک کو ہے جنوں کیف ہے سر بہ سجدہ خرد سرنگوں
کون پہنچا ہے تا حدِّ سِرِّ درُوں دِل سمجھ سے وراہے مگر یوں کہوں

غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

آسماں مِلک اور جو کی روٹی غذا لامکاں مِلک اور جو کی روٹی غذا
کُن فکاں مِلک اور جو کی روٹی غذا کُل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا

اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

بے بسوں کی قیادت[1] پہ کھینچ کر بندھی بے کسوں کی رفاقت پہ کھینچ کر بندھی
عاصیوں کی اعانت پہ کھینچ کر بندھی جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھینچ کر بندھی

اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

[1] قال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَنَا قَائِدُھُمْ اِذَا وَفَدُوْا (مشکوۃ شریف ص ۴۳۸)

اَوج وُہ زانوؤں کا ہے نزدیک و دُور
یہ جہاں کیا۔ دو زانو ہے دُنیائے نور
یہ مَلَک، یہ فرِشتے، یہ غِلماں، یہ حُور
انبیاء تہ کریں زانو اُن کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و دِل یعنی نقشِ قدم
جن کی عظمت نہیں عرشِ اعظم سے کم
ہر بلندی کا سر ہوگیا جس پہ خم
کھائی قرآں نے خاکِ گذر کی قسم
اُس کفِ پا کی حُرمت پہ لاکھوں سلام

اِفتخارِ دو عالم ہے اُن کا وجود
وُہ سراپا کرم ہیں بزِ ربِّ ودود
اُن پہ ہوتا ابد رحمتوں کا وُرود
پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے دُرود
یادگاریٔ اُمّت پہ لاکھوں سلام

مثلِ مادر حلیمہؓ پہ احساں کریں
اُن کی بخشش کا طِفلی میں ساماں کریں
پاسِ حقِ رضاعت کا ہر آں کریں
بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں کریں
دُودھ پیتوں کی نِصفت پہ لاکھوں سلام

مولدِ ذاتِ یکتا پہ یکتا دُرود
آمدِ شاہِ والا پہ اعلیٰ دُرود
تا قیامت شب و روز صدہا دُرود
فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ دُرود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

دِلکش و دلرُبا پیاری پیاری پھبن
خود پھبن نے بھی دیکھی نہ ایسی پھبن
جس پہ قرباں اچھّی سے اچھّی پھبن
اللہ اللہ وُہ بچپنے کی پھبن
اُس خُدا بھاتی صُورت پہ لاکھوں سلام

گیسوؤں پر معنبر مہکتی دُرود
رُخ پہ صدقے منوّر مہکتی دُرود
نازکی پر نچھاور مہکتی دُرود
بھینی بھینی مہک پر مہکتی دُرود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

اُن کے پاکیزہ گیسو پہ لاکھوں دُرُود
اُن کی عنبر فشاں بُو پہ لاکھوں دُرُود
اُن کے آئینہ رُو پہ لاکھوں دُرُود
الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں دُرُود
اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام

فطرتِ بے خلش پہ کروڑوں دُرُود
ظرفِ عالی منش پہ کروڑوں دُرُود
جانبِ دِل کشش پہ کروڑوں دُرُود
سیدھی سادی روش پہ کروڑوں دُرُود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

جس کے زیرِ نگیں ہیں سماک و سمک
جس کے حلقے میں ہیں چاند سُورج فلک
جس کا سِکّہ رواں فرش سے عرش تک
"جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
اُس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام"

کس قدر ہے حسین بدر کا معرکہ
اَوّلیں باب تاریخِ اسلام کا
لب پہ نصرت کے نصرٌ مِّنَ اللہ تھا
وُہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مُصطفےٰ تیری صَولت پہ لاکھوں سلام

اُن کی ہیبت سے وُہ کپکپاتی زمیں
ڈر سے پیہم پسینے بہاتی زمیں
گُونج سے خوف شیروں کی کھاتی زمیں
شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں
جُنبشِ جَیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

فوجِ اعداء میں گُھس کر سناں بازیاں
دُور ہی سے کبھی تیر اندازیاں
پرچمِ اِفتخارِ صفِ غازیاں
اُن کے آگے وُہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غُرّاں کی سطوت پہ لاکھوں سلام

جس کی سرکار ہے بارگاہِ قبول
جس کے دربار میں اَولیاء ہیں شمول
جس پہ ہے رحمتِ مصطفےٰ کا نزُول
حضرتِ حمزہ شیرِ خدا و رسُول
زینتِ قادریّت پہ لاکھوں سلام

کُل شہیدانِ بدر و اُحد پر دُرُود
سب فدایانِ بدر و اُحد پر دُرُود
جَیشِ مردانِ بدر و اُحد پر دُرُود
جاں نثارانِ بدر و اُحد پر دُرُود
حق گذارانِ بَیعت پہ لاکھوں سلام

ذاتِ یکتا کے اُن پر کروڑوں دُرُود
ربِّ کعبہ کے اُن پر کروڑوں دُرُود
حق تعالیٰ کے اُن پر کروڑوں دُرُود
اُن کے مولیٰ کے اُن پر کروڑوں دُرُود
اُن کے اصحاب و عِترت پہ لاکھوں سلام

مظہرِ مصدرِ ذاتِ ربِّ قدیر
جن کے دیکھے سے ہوتے ہیں روشن ضمیر
ماہِ توحید کے نجم ہائے مُنیر
خُونِ خیرُ الرُّسُل سے ہے جن کا خمیر
اُن کی بے لَوث طینت پہ لاکھوں سلام

راحتِ جانِ سُلطانِ ہر دو سَرا
نورِ چشمِ جنابِ حبیبِ خُدا
عینِ لختِ دِلِ سَرورِ انبیاء
اُس بتُولِ جگر پارۂ مُصطفےٰ
حجلہ آرائے عِفّت پہ لاکھوں سلام

وُہ رِداء جس کی تطہیر اللہ رے
آسماں کی نظر بھی نہ جس پر پڑے
جس کا دامن نہ سہواً ہوا چھو سکے
جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مِہر نے
اُس رِدائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

صادِقہ ، صالحہ ، صائمہ ، صابرہ
صاف دِل ، نیک خُو ، پارسا ، شاکرہ
عابدہ ، زاہدہ ، ساجدہ ، ذاکرہ
سیّدہ ، زاہرہ ، طیّبہ ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

گوھرِ فاطمہ ، مرکزِ اتقیاء
پسرِ مُرتضےٰ ، مرجعِ اصفیاء
نُورِ نورِ خُدا ، سَرورِ اَولیاء
حَسَنِ مجتبےٰ ، سیّد الاسخیاء
راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

وُہ انیسِ غمِ مُونسِ بے کساں وُہ سکُونِ دلِ مالکِ اِنس و جاں
وُہ شریکِ حیاتِ شہِ لامکاں پیشماً پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گذارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

شمعِ تابانِ عرشِ آستانِ نبی غم گسارِ نبی طبعِ دانِ نبی
راحتِ قلب و رُوحِ روانِ نبی بنتِ صدّیق آرامِ جانِ نبی
اُس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام

عظمتِ حسنِ معمُور جن کی گواہ عِفّتِ ذاتِ مستور جن کی گواہ
شانِ رب چشمِ بددُور جن کی گواہ یعنی ہے "سُورۂ نُور" جن کی گواہ
اُن کی پُرنُور صُورت پہ لاکھوں سلام

جن سے اپنی نگاہیں ہوائیں چرائیں دیکھنے کا تصوّر بھی دِل میں نہ لائیں
جن کے پردے کا پرتو فرشتے نہ پائیں جن میں رُوح القدس بے اجازت نہ جائیں
ان سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

رفعت و افضلیّت کا مُژدہ مِلا خاص عزّ و وجاہت کا مُژدہ مِلا
رحمتِ کُل سے رحمت کا مُژدہ مِلا وُہ دسوں جن کو جنّت کا مُژدہ مِلا
اُس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

قصرِ پاکِ خلافت کے رُکنِ رکیں شاہِ قوسین کے نائبِ اوّلیں
یارِ غارِ شہنشاہِ دُنیا و دیں اَصْدَقُ الصَّادِقِیْن سَیِّدُ الْمُتَّقِیْن
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

وُہ عُمر وُہ حبیبِ شہِ بحر و بر وُہ عُمر خاصۂ ہاشمی تاجور
وُہ عُمر کُھل گئے جس پہ رحمت کے در وُہ عُمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
اُس خُدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

وُہ غنی کیوں نہ تقدیر کا ہو دھنی　جس نے پائے ہوں دو لعلِ کانِ نبی
شرحِ نورٌ علیٰ نور ہے زندگی　دُرِّ منثورِ قرآں کی سلکِ بہی
زوجِ دو نورِ عفّت پہ لاکھوں سلام

سَرورِ اولیائے زمان و زمیں　مرکزِ معرفت اصلِ علم الیقیں
بابِ علمِ شہنشاہِ دُنیا و دیں　مُرتضیٰ شیرِ حق اَشجعُ الاَشجعِین
ساقیٔ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

جتنے تارے ہیں اُس چرخِ ذیجاہ کے　جس قدر ماہ پارے ہیں اُس ماہ کے
جانشیں ہیں جو مردِ حق آگاہ کے　اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے۔
اُن سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

اُس نظر کا مقدّر ہے کس اَوج پر　اُس کی تقدیر ہے کس قدر بخت وَر
اُس نظر پر فِدا تابِ چشمِ سحر　جس مسلماں نے دیکھا اُنھیں اِک نظر
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

جن کا کوثر ہے جنّت ہے اللہ کی　جن کے خادم پہ شفقت ہے اللہ کی
دوست پر جن کے رحمت ہے اللہ کی　جن کے دُشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
اُن سب اہلِ محبّت پہ لاکھوں سلام

نجم ہائے درخشانِ حُسنِ لطیف　جن سے روشن ہوئے سینہ ہائے کثیف
چار ارکانِ ایوانِ شرعِ شریف　شافعی - مالک - احمد - اِمامِ حنیف
چار باغِ اِمامت پہ لاکھوں سلام

حق کے مخدم امام التّقیٰ والنّقیٰ　ذاتِ اکرم امام النّقیٰ و التّقیٰ
قُطبِ عالم اِمام التّقیٰ و النّقیٰ　غوثِ اعظم اِمام التّقیٰ و النّقیٰ
جلوۂ شانِ قُدرت پہ لاکھوں سلام

ایسی برتر ہوئی گردنِ اولیأ
اوجِ مہ پر ہوئی گردنِ اولیأ
عرش بر سر ہوئی گردنِ اولیاء
جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیأ
اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

ہے خدایا کرم بار تیری جناب
از طفیلِ جنابِ رسالت مآب
وُہ کہ جن کا ہے یٰسین وطٰہٰ خطاب
بے عذاب وعتاب وحساب وکتاب
تا ابد اہلِ سُنّت پہ لاکھوں سلام

ہیں بھی ہوں اِک گدائے درِ اولیاء
ئیں بھی ہوں اِک سگِ کوئے غوث الوریٰ
مَیں بھی ہوں ذرّۂ کوچۂ مُصطفےٰ
تیرے اُن دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

تیری رحمت رہے ان پہ پرتو فگن
اِن پہ ہو سایۂ لطفِ شاہِ زمن
دیر تک یہ درخشاں رہے انجمن
میرے اُستاذ ماں باپ بھائی بہن
اہلِ ولد وعشیرت پہ لاکھوں سلام

ابرِ جُود وعطا کِس پہ برسا نہیں؟
تیرا لُطف وکرم کِس پہ دیکھا نہیں؟
کِس جگہ اور کہاں تیرا قبضہ نہیں؟
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام

آفتابِ قیامت کے بدلے ہوں طَور
جب کہ ہو ہر طرف "نفسی نفسی" کا شور
جب کسی کا کسی پر نہ چلتا ہو زور
کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مُرشدی شاہِ احمد رضا خاں رضاؔ
فیضیابِ کمالاتِ حسّان رضاؔ
ساتھ اختر بھی ہو زمزمہ خواں رضاؔ
جب کہ خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مُصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مرحبا اے سیّدِ خیرُ الانام
کیجئے مقبول یہ لاکھوں سلام

قرآن مجید کے اردو ترجموں میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ترجمہ قرآن "کنز الایمان" اپنی مثال آپ ہے۔

اسی طرح احادیث کے ترجموں میں علامہ اختر شاہجہان پوری مدظلہ العالی کے ترجموں کا جواب نہیں انہیں بلاشبہ بزرگوں کی تشریحات سے مطابقت رکھنے کے باعث نور الایمان کہا جا سکتا ہے۔ پیارے مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے فرمودات سے حقیقی فائدہ حاصل کرنے کے لئے علامہ عبد الحکیم خاں اختر شاہجہان پوری مدظلہ العالی کے ترجموں والی کتب احادیث کا مطالعہ کیجئے

بخاری شریف	۳ جلد ۳۴۵/- روپے	سنن ابوداؤد	۳ جلد بمعہ حواشی ۳۳۰/- روپے
مشکوٰۃ شریف	۳ جلد ۲۱۰/- روپے	طحاوی شریف	۴ جلد زیر طبع
سنن ابن ماجہ	۲ جلد ۱۵۰/- روپے	مسلم شریف	۳ جلد
مؤطا امام مالک	۲ جلد بمعہ حواشی ۱۲۰/- روپے	مؤطا امام محمد	۱ جلد "

ملنے کے پتے

فرید بک سٹال ۴۰ - اردو بازار لاہور

مکان نمبر E 7/1 فاروق کالونی بالمقابل ورکشاپ سٹاپ، والٹن روڈ - لاہور چھاؤنی

ترجمۂ قرآن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مسلمانو! اے شمعِ رسالت کے پروانو!! اگر خدا نصیب ہے تو قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے صرف اور صرف "کنز الایمان" (ترجمۂ قرآن) ہی پڑھنا۔ قرآن کریم کا اردو میں یہی سب سے صحیح ترجمہ ہے۔ باقی اردو کے جتنے ترجمے ہیں۔ اُن میں سے اکثر ترجمے بے دینوں نے کیے ہیں اور انہوں نے بعض آیات کا ترجمہ منشائے ربانی کے خلاف کر کے مقدس شجرِ اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائی ہوئی ہیں۔ خدا نہ کرے کہ آپ یا آپ کے گھر والے اُن ترجموں کو پڑھ کر اپنی دولتِ ایمان کو ضائع کر بیٹھیں۔

ایمان کی حفاظت کے لئے بے ادبی و بے حرمتی سے مبرا کنز الایمان پڑھنا اشد ضروری ہے کیونکہ یہ ترجمۂ قرآن تفاسیر معتبرہ کے عین مطابق ہے۔

پند ہا دادیم و حاصل شد فراغ
مَا عَلَیْنَا یَا اَخِیْ اِلَّا الْبَلَاغ

العارض: عبد الحکیم خاں اختر مجددی مظہری شاہجہان پوری لاہور